

145246-دوران طواف و ضوٹ گیا اسی طرح چھر مکمل کر کے بعد میں وضو کیا۔

سوال

میں نے طوافِ افاضہ کو طواف و دعاء تک منخر کیا اور پھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ چھت پر طواف شروع کر دیا، تیسرا چھر مکمل ہونے سے کچھ دیر پسلے میرا وضوٹ گیا تو میں اسی طرح لپتے ہوئے چھت پر وضو کی جگہ تک پیچ گیا میں نے اسے بھی اپنے طواف میں شمار کیا پھر اس کے بعد چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں چھر میں رش کی وجہ سے سعی کی جگہ میں چلا جاتا اور پھر دوبارہ مطاف میں داخل ہو جاتا تھا، اس کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

جمسور علمائے کرام کے ہاں طواف کیلیے طہارت شرط ہے، لیکن اگر کسی کا دوران طواف و ضوٹ جائے اور پھر وضو کر لے تو اب اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا بقیہ طواف مکمل کرے گا یا شروع سے طواف دوبارہ کرے گا؛ اس بارے میں دو اقوال ہیں، چنانچہ حنفی اور شافعی فقہائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ اپنا بقیہ طواف مکمل کرے گا، جبکہ مالکی اور عنابلی فقہائے کرام کہتے ہیں کہ ابتداء سے طواف دوبارہ کرے گا۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (29/131)

کچھ اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ طواف کیلیے طہارت شرط ہی نہیں ہے، اسی موقف کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، لہذا جس شخص کا طواف کے دوران وضوٹ جائے تو اسے وضو کیلیے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر : (34695) کا جواب ملاحظہ کریں۔

آپ کے سوال سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے تیسرا چھر بغیر وضو کے مکمل کیا ہے؛ چنانچہ اگر ایسے ہی ہے تو پھر جمصور اہل علم کے ہاں آپ کا طواف صحیح نہیں ہے۔

جبکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے ہم موقف اہل علم کے ہاں آپ کا طواف صحیح ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

اگر دوران طواف وضوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

انہوں نے جواب دیا :

"اگر طواف کرنے والے کا وضوٹ جائے تو وہ فوری طور پر جا کر وضو کرے اور پھر دوبارہ نئے سرے سے طواف کرے، یہ جمصور علمائے کرام کا موقف ہے؛ کیونکہ ان کے ہاں طہارت طواف کی شرط ہے۔"

جبکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

اگر دوران طواف وضوٹ جائے تو وہ اپنا طواف باری رکھے اس کیلیے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ طواف کیلیے وضو شرط نہیں ہے۔

اس مسئلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی بات درست ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طواف کیلیے وضو کی شرط سے متعلق کوئی بھی بات ثابت نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ جس

وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کا ارادہ فرمایا تو وضو کر کے آپ نے طواف کیا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے، اور صرف عمل سے کسی بھی کام کا وجوب ثابت نہیں ہوتا۔

ایسے ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض آنے پر فرمایا: (تم بھی وہی کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں، صرف بیت اللہ کا طواف مت کرنا) یہ اصل میں اس لیے تھا کہ آپ حاجہ کیلئے مسجد میں جانے سے مسجد آلوہ ہونے کا امکان ہوتا ہے، نیز حاجہ کیلئے مسجد میں ٹھہرنا بھی درست نہیں، اور اسی طرح جابت والا شخص بھی مسجد میں نہیں ٹھہر سکتا۔

حضرت صفیر رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی اسی طرح ہے جب انہیں حج کے بعد حیض آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا یہ ہمیں [واپسی سے] روکے گی) اس پر صحابہ کرام نے کہا: "انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بھر [مدینہ] کوچ کرو) یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اگر صفیر رضی اللہ عنہا حیض سے ہوتیں تو بت اللہ کا طواف نہ کر تیں۔

ان تمام احادیث کے بارے میں یہ بھی کہا جائے گا کہ حیض اور بے وضی و دوالگ طواف کیلئے وضو کرنا شرط ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ضرور بیان فرماتے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ بہت سے لوگ بے وضو ہی طواف کرتے ہوں۔

یہی وہ بات ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کتھے ہیں اور یہی درست ہے، اسی کے مطابق ہم فتویٰ دیتے ہیں، لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انسان با وضو ہو کر طواف کرے یہ افضل، محاط اور زیادہ بہتر ہے، لیکن با اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ انسان با وضو نہیں رہ سکتا یا وضو ٹوٹنے پر واپس جانا مشکل ہوتا ہے، مثال کے طور پر جب ازو حام بہت زیادہ ہو اور وضو ٹوٹ جائے، اب اگر ہم اسے کہیں کہ: جاؤ اور وضو کر کے آؤ، اس پر وہ چلا گیا اور وضو کر کے آگیا، وہ اب دوبارہ سے طواف شروع کرے گا، پھر اسے گیس کی بیماری ہونے کی وجہ سے دوبارہ وضو ٹوٹ گیا، اب پھر اسے کہیں کہ جاؤ اور وضو کر کے آؤ اور دوبارہ سے طواف کرو، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ازو حام کے دونوں میں وضو کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے؛ کیونکہ ان دونوں میں مطاف سے نکلا ہی مشکل ہو جاتا ہے پھر اگر نکل بھی جائے تو وضو کیلئے جگہ خالی نہیں ملتی، پھر اگر وضو کر بھی لے تو دوبارہ اس کیلئے مطاف میں داخل ہونا کب ممکن ہو گا؟ لہذا اللہ کے بندوں پر کوئی ایسی چیز لازمی قرار دے دینا کہ جس کیلئے کتاب و سنت سے دلیل بھی نہ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اتنی مشقت بھی ہو، حقیقت یہی ہے کہ ایسا کرنے کی بجائی نہیں یعنی ایسے امور میں اللہ کے بندوں پر بغیر کسی دلیل کے کوئی چیز واجب کرنے کی اجازت نہیں ہے، ہاں اگر معاملہ اس نوعیت کا ہوتا کہ حج و عمرے کے سیز نہ ہوں اور آسانی سے انسان وضو کر کے واپس جا کر دوبارہ طواف شروع کر سکتا تھا تو یہاں صورت حال کچھ اور تھی؛ لہذا ہم یہی کہتے ہیں کہ وضو کرنا بہتر ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے کو ہم صحیح سمجھتے ہیں کہ طواف کیلئے وضو کرنا شرط نہیں ہے "انتہی"

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (361/22)

دوم:

سمیٰ کی بگد سے طواف کرنا صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ سمیٰ کی بگد مسجد الحرام سے باہر ہے، یہی وجہ ہے کہ حاجہ کو وہاں جانے کی اجازت ہے، تاہم اگر ازو حام شدید نوعیت کا ہو اور انسان کو سمیٰ کی بگد میں داخل ہونے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر سمیٰ کی بگد میں جا کر دوبارہ مطاف میں واپس آ جائے، تو ایسی صورت میں قابل تلافی ہو کا اور طواف صحیح ہو گا۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (106543) کا جواب دیکھیں

واللہ اعلم۔